

جناب مفتی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سوال نامہ کے ساتھ منسلک مخصوص قسم کی اوئی جرابیں ارسال ہیں، یہ آجکل انگلینڈ میں استعمال ہو رہی ہیں اور یہاں کے بعض علماء کرام نے ان پر مسح کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، یہ اس قدر موٹی ہیں کہ ان میں پانی نہیں چھتا، اور ان کو دبیز اور واٹر پروف بنانے کے لئے ان میں مچھلی کی کھال استعمال کی گئی ہے، سوال یہ ہے کہ کیا وضوء میں ان پر مسح کرنا جائز ہے؟ انہیں لاسٹک بھی لگی ہوئی ہے جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید یہ لاسٹک کی وجہ سے نہیں گرتیں اور پنڈلی کے ساتھ لگی رہتی ہیں، اور اگر لاسٹک ان میں نہ ہوتی تو شاید یہ محض اپنی موٹائی کی وجہ سے کھڑی نہ رہتیں، بلکہ گرجاتیں۔
براہ کرم حکم شرعی سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام

منظر حسین، ناننگھم، برطانیہ

۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

دورنامہ رضا دینی جیب C/O

Jamia Al-Hudaa

Islamic Residential College

Forest House, Berkeley Avenue

Mapperley Park

Nottingham NG135TT

Fax: 0044-1159690818





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو جرابیں بہت موٹی ہونے کی بناء پر چڑے کے موزوں کے اوصاف کی حامل ہوں ان پر مسح جائز ہے اگرچہ وہ چڑے کی نہ ہوں، البتہ موٹائی کے لئے شرائط یہ ہیں:

- (۱)..... ان میں پانی نہ چھنے، یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔
- (۲)..... وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکے، یہ کھڑا رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی یا گٹیس وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو۔

- (۳)..... جو تاپہنے بغیر تین میل چلنے سے وہ پھٹنے والی نہ ہوں۔ (ماخذہ: امداد المفتین ص ۲۸۰، قدیم نسخہ)
- واضح رہے کہ یہاں میل سے مراد میل شرعی ہے، اور ایک میل شرعی ایک میل انگریزی سے ۲۴۰ گز (یعنی ۲۱۹.۴۵۶ میٹر) بڑا ہوتا ہے، اس طرح تین میل شرعی کا مجموعہ ۳.۴ میل انگریزی یا ۲۸.۵ کلومیٹر کے برابر ہے۔ (ماخذہ: جواہر الفقہ ج ۳ ص ۴۲۳، جدید طبع)

ہمارے مشاہدے کے مطابق منسلکہ جرابیں جو سائل نے ساتھ بھیجی ہیں ان میں سے پہلی شرط اس طریقہ سے پائی جا رہی ہے کہ ان میں پانی نہیں چھنتا اور عملاً اس کا تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے اور دوسری شرط اس طرح پائی جا رہی ہے کہ اگرچہ ان میں الاسٹک بھی لگی ہوئی ہے مگر ان کا خود قائم رہنا (کھڑے رہنا) ان کے تنگ ہونے یا گٹیس وغیرہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ الاسٹک سمیت مجموعی موٹائی کی وجہ سے ہے، الاسٹک بظاہر، مضبوطی اور آسانی کے لئے ہے کیونکہ ان میں الاسٹک اوپر سے باندھنے کے لئے استعمال نہیں کی گئی بلکہ جرابوں کی بناوٹ میں اوپر سے نیچے تک شامل ہے جس سے جرابیں مضبوط اور موٹی ہو گئی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اگر ان کو ہاتھ میں کھڑا کر کے لیا جائے تو پنڈلی کی طرف والا حصہ خود بخود کھڑا رہتا ہے، اور تیسری شرط اس طرح پائی جا رہی ہے کہ بظاہر جو تاپہنے بغیر تین میل تک چلنے سے یہ پھٹنے والی نہیں ہیں، لہذا ان تین شرائط کے پائے جانے کی وجہ سے ہمارے پاس بھیجی گئیں یہ جرابیں چڑے کے موزوں کے حکم میں داخل ہیں اور ان پر مسح کرنا جائز ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ جرابوں سے متعلق یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک ان جرابوں میں یہ شرائط پائی جائیں لیکن اگر کسی وقت ان جرابوں کا معیار تبدیل ہو جائے اور ان میں یہ شرائط باقی نہ رہیں تو اس وقت مذکورہ حکم باقی نہیں رہے گا۔

جاری ہے

(١)..... **وفى الدر المختار مع الشامية (ج ١ ص ٢٦١ وما بعدها)**

هو (اي المسح) لغة امرار اليد على الشيء ، وشرعا اصابة البلة لخف مخصوص فى زمن مخصوص ، والخف شرعا: الساتر للكعبين فاكثر من جلد ونحوه -

(شرط مسحه) ثلاثة امور: الاول (كونه ساتر) محل فرض الغسل (القدم مع الكعب) او يكون نقصانه اقل من الخرق المانع..... والثانى (كونه مشغولا بالرجل) ليمنع سراية الحدث، فلو واسعا فمسح على الزوائد ولم يقدم قدمه اليه لم يجز ولا يضر رؤية رجله من اعلاه، والثالث (كونه مما يمكن متابعة المشى) المعتاد (فيه) فرسخا فاكثر..... (او جوربيه) ولو من غزل او شعر (الثخينين) بحيث يمشى فرسخا ويثبت على الساق بنفسه ولا يرى ماتحته ولا يشف -

(قوله بنفسه) اي من غير شد - ط

(قوله فرسخا فاكثر) تقدم أن الفرسخ ثلاثة أميال -

(٢)..... **وفى الخانية على هامش الهندية (ج ١ ص ٥٢)**

والثخين ان يقوم على الساق من غير شد ولا يسقط ولا ينشف وقال بعضهم لا ينشفان ، معنى قوله لا ينشفان اي لا يجاوز الماء الى القدم وقيل معنى قوله لا ينشفان اي لا ينشف الجورب الماء الى نفسه كاديم والصرم

(٣)..... **وفى غنية المستملى (ص ١٠٥)**

(وقال ايجوز) المسح عليهما (اذا كانا ثخينين لا يشفان) ، قال فى المغرب شف الثوب اذ ارق حتى رأيت ماورائه من باب ضرب ، ومنه اذا كانا ثخينين لا يشفان ونفى الشفوف تأكيد للثخانة

(وحد) الجوربين (الثخينين ان يستمسك) اي يثبت ولا ينسدل (على الساق من غير ان يشده بشيء) ، هكذا فسروه كلهم ، وينبغى ان يقيد بما اذا لم يكن ضيقا فاننا شاهد ما يكون فيه ضيق يستمسك على الساق من غير شد ولو كان من الكرباس ،..... قال نجم الدين الزاهدى فان كان ثخينيا يمشى معه فرسخا فصاعدا كجوارب اهل مرو فعلى الخلاف - اه

وفى الخلاصة ان كان الجورب من الشعر فالصحيح انه لو كان صلبا متمسكا يمشى معه فرسخ او فراسخ على هذا الخلاف انتهى فهذا هو الذى ينبغى ان يعول عليه

(٤)..... **فى مراقى الفلاح شرح نور الايضاح (ص ١٢٧)**

الخف الساتر للكعبين ماخوذ من الخفة ، لان الحكم به خف من الغسل الى المسح و سببه لبس الخف و شرطه كونه ساترا محل الفرض صالحا للمسح مع بقاء المدة

(٥)..... **وفى الطحطاوى على المراقى**



(قوله: صالحا للمسح) بان يمكن متابعة المشى فيه فرسخا وان لا يكون مخروقا بخرق مانع-

(٦)..... **فى البحر الرائق (ج ١ ص ٣١٣)**

قوله (وصح على الجرموق)..... ذكر قاضي خان فى فتاواه: ثم الخف يجوز المسح عليه ما يكون صالحا لقطع المسافة والمشى المتتابع عادة ويستركعبين وما تحتها، وما ليس كذلك لا يجوز المسح عليه

(٧)..... **فى منحة الخالق على هامشه (ج ١ ص ١٨٠)**

(قوله ما يكون صالحا لقطع المسافة والمشى المتتابع عادة) اقول: لينظر ما المراد بذلك هل المعتبر قطع المسافة بالخف نفسه اى بان يكون صالحا لذلك بدون لبسه فى المكعب او ما هو المعتاد لنا من لبسه فى المكعب؟ توقفنا من قديم فى ذلك ولم نجد فيه نقلا مع التفشيش والتنقيب، لكن قال شيخنا: الذى يتبادر من كلامهم فى تعاليلهم وادلتهم ان المعتبر ما يصلح لقطع المسافة فيه نفسه، فعلى هذا فالواجب على الشخص ان يتفقد خفه، فانه قد يرق اسفله ويمشى عليه بالمكعب ايا ما كثيرة ولا ينقب، ولو فرض انه لو مشى به وحده يتخرق فى دون ذلك، فانه لا يصح المسح عليه، والناس عنه غافلون-

(٨)..... **فى الشامية (ج ١ ص ٢٦٤) تحت مبحث تتابع المشى فى الخفين**

[تنبيه] المتبادر من كلامهم ان المراد من صلوحه لقطع المسافة ان يصلح لذلك بنفسه من غير لبس المداس فانه قد يرق اسفله ويمشى به فوق

المداس أياما وهو بحيث لو مشى به وحده فرسخا تخرق قدر المانع،
فعلى الشخص أن يتفقدته ويعمل به بغلبة ظنه.
وقد وقع اضطراب بين بعض العصرين فى هذه المسألة والظاهر ما قدمته،
وهو الأحوط أيضا، وقد تأيد ذلك عندى برؤيا رأيت فيها النبى بعد تحرير
هذا المحل بأيام فسألته عن ذلك، فأجابنى بأنه إذا رق الخف قدر ثلاث
أصابع منع المسح، وكان ذلك فى ذى القعدة سنة ١٢٣٤ ولله الحمد ثم
رأيت التصريح بذلك فى كتب الشافعية.

(٩)..... وفى العرف الشذى (ج ١ ص ١٢٧) باب المسح على الخفين

النعل (چپلى) وتنقيح المناط فى الخف أن يلصق على القدم بدون امداد
شئ، ولا يسرى فيه الماء، ويكون إلى الكعبين، وكان الخف يستعمل
مقام النعل فى العرب.....

وأما المستعمل فى زماننا الذى يقال له: "جوتى" ليس له اسم فى العرب
وذكر صاحب القاموس: المداس وذكر المتأخرون اسمه المكعب، قال
ابن عابدين: إن المسح على الخفين الذين يستقيمان على القدم ولا شق
فيهما، ولكنهما لو استعملا بدون المداس لا يمكن تتابع المشى فيه، ولو
استعملا فى المداس يبقيان مدة طويلة لا يجوز المسح عليهما، والناس
عن هذا غافلون، وأما تتابع المشى فزعم الأكثر أن المراد المشى فرسخاً أو
فرسخين مرة واحدة والحال أن المراد إمكان تتابع المشى مدة المشى.

(١٠)..... وفى اعانة الطالبين على حل الفاظ فتح المعين للدمياطى الشافعى (ج ٣ ص ٦٨)

(قوله ومكعب) أى ما يلبس فى رجلها ومكعب بكسر الميم وسكون
الكاف وتخفيف العين أو بضم الميم وفتح الكاف وتشديد العين، وذلك
كالمداس

(١١)..... وفى مواهب الجليل فى شرح مختصر الخليل للخطاب المالكى (ج ٦ ص ٢١٣) باب التفليس

والمكعب وهو المداس

(١٢)..... وفى تحفة المحتاج فى شرح المنهاج (ج ١٥ ص ٣٦٦)

مكعب أى مداس وهو لا يستر الكعبين



فی المصباح المنیر فی غریب الشرح الكبير للرافعی (ج ٢ ص ٥٣٥) احمد بن محمد الفيومي
المكعب وزان مقود المداس لا يبلغ الكعبين

والله سبحانه وتعالى اعلم

الربيع

محمد يعقوب عفا الله عنه

دار الافتاء جامعة دارالعلوم كراچي

١٤ ارزي الحجة ١٤٣٢ هـ

١٢ / نومبر ٢٠١١ء

الجواب صحیح

شرح علی ما المراد

١٩ ذی الحجہ ١٤٣٢ هـ

١٦ نومبر ٢٠١١ء



جواب بظاہر صحیح ہے، البتہ دوسرے اہل تروی علماء بھی
مشورہ کر لینا مناسب ہے۔ واللہ اعلم

نبیہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

٢١ - ١٢ - ١٤٣٢ هـ

الجواب صحیح
احمد محمد عفا الله عنه
١٢ / ١٤٣٢ هـ



الجواب صحیح
نہ عبد الغمان عفی عنہ
٢٠ / ١٢ / ١٤٣٢ هـ

